© rasailojaraid.com

فقه السياسة المدنية

عرافہ ونقابہ

عہدِ نبوی کے دو قدیم سیاسی ومعاشرتی ادارے

مصنف: ڈاکٹر حافظ محمود اختر

بیعت عقبہ: ایک سنگ میل

مدینہ منورہ میں مملکت اسلامیہ کے قیام میں بیعت عقبہ سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہے، یہی وجہ ہے کہ حضرت کعب بن مالکؓ بیعت عقبہ کو غزوہ بدر پر ترجیح دیتے ہیں ا بیعت عقبہ اولی کے بعد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مصعبؓ بن عمیر کو اپنا خصوصی نمائندہ بنا کر اہل مدینہ کے پاس بھیجا تاکہ وہ مدینہ منورہ کے لوگوں میں دعوت دین کا کام کریں، ان کی اعانت کے لیے حضرت عبداللہؓ بن ام مکتوم کو بھی روانہ فرمایا۔ حضرت مصعبؓ بن عمیر نے بڑے مؤثر انداز میں دعوت دین کا کام شروع کیا۔ وہ لوگوں کی طبیعت اور مزاج کو سمجھ کر ان سے گفتگو فرماتے اور مخاطب کی حیثیت اور مبلغ علم کو پیش نظر رکھتے ہوئے مدلل انداز میں اسلام کی دعوت پیش کرتے، ان کی کوششوں سے مدینہ منورہ میں اسلام کے اثرات پھیلے، اور ایک بڑا طبقہ دائرہ اسلام میں شامل ہو گیا۔

عام لوگوں میں دعوت دین کا کام اس قدر مشکل نہیں ہوتا جتنا ان لوگوں میں مشکل ہوتا ہے جو سیاسی قیادت یا حکومت واقتدار کے مالک ہوں۔ حضرت مصعب بن عمیرؓ کا کمال یہ تھا کہ انہوں نے سیاسی قیادت اور قبائلی اقتدار رکھنے والوں کو بھی متاثر کیا، چنانچہ سرداران اوس وخزرج بھی ان کی کوششوں سے حلقہ بگوش اسلام ہو گئے۔

بعثت کے تیرھویں سال مصعبؓ بن عمیر ایک بہت بڑا وفد لے کر مکہ مکرمہ تشریف لائے اس وفد میں اوس وخزرج دونوں قبیلوں کے افراد تھے، ان لوگوں نے عقبہ کے مقام پر وہ تاریخی معاہدہ کیا جو بیعت عقبہ ثانیہ کے نام سے مشہور ہے، یہی بیعت بعد میں مملکت اسلامیہ کا سنگ بنیاد بنی

☆ میں نے امام محمد سے بڑھ کر کوئی فصیح نہیں دیکھا (امام محمد بن ادریس شافعی) ☆

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۔بیعت عقبہ کے بعد اسی سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت فرمائی ۔مدینہ منورہ میں ہجرت کے بعد آپ نے بہت سے اہم اقدامات کیے تاکہ یہاں باقاعدہ ایک منظم حکومت قائم ہوسکے اورملت اسلامیہ میں مستحکم اجتماعیت اور مضبوط وحدت بھی قائم ہوسکے،میثاق مدینہ اورعمل مؤاخاۃ اسی سلسلہ کی اہم کڑیاں ہیں[۲] ان نئے اقدامات کے ساتھ رسول اکرم ﷺ نے بعض ان سیاسی اداروں کوبھی بعض ضروری ترمیموں کے ساتھ برقرار رکھا جوعربوں میں پہلے سے رائج تھے اورعربوں کے معاشرتی اورسیاسی ارتقاء کے لیے ناگزیر تھے مثلاً عرافہ اورنقابہ۔اس وقت ہمارے پیش نظر صرف انہی دوسیاسی اداروں پرروشنی ڈالنا مقصود ہے۔

عرافہ اورنقابہ قدیم ادارے تھے اورعرب معاشرہ میں بہت اہمیت رکھتے تھے۔عرفاء اورنقباء کے ذریعہ حکومت کا عام لوگوں سے تعلق برقرار رہتا تھا اور یہ نمائندے اپنے حلقے کے لوگوں کے حالات وضروریات سے حکومت کوباخبر رکھتے تھے۔

عرافہ

عہد رسالت میں عرافہ ایک اہم معاشرتی ادارہ تھا اوراس نظم سے وابستہ ذمہ دارشخص عریف کہلاتا تھا جوایک چھوٹے حلقے کی نمائندگی کرتا تھا،عام طور پر ہرقبیلہ میں دس دس افراد پرایک عریف کا تقرر کیاجاتا (ایک فردایک خاندان کی نمائندگی کرتا تھا،اس طرح دس افراد کامطلب دس خاندان ہے)عریف ایک چھوٹے حلقہ کانمائندہ ہوتا تھا[۳]۔عام طور پرقبیلہ میں سے تجربہ کار ذہین اورصاحب ثروت شخص کوعریف منتخب کیاجاتا تھا جونہ صرف اپنے حلقہ کے لوگوں کے معاملات کی دیکھ بھال کرسکتا ہوبلکہ دیگرقبائل اور جماعتوں کے ساتھ تعلقات اورمعاملات میں اپنے حلقہ کے لوگوں کے حقوق کی حفاظت بھی کرسکے۔لسان العرب اورقاموس میں عریف کی تعریف اس طرح کی گئی ہے:

ھوالقیم بامور القبیلۃاوالجماعۃ من الناس یلی امورھم ویتعرف الامیر منہ احوالھم[۴]۔

یعنی عریف قبیلہ یاجماعت کاذمہ دارفردہوتا ہے،جن لوگوں کی قیادت کرتا ہے ان کے تمام حالات سے حکومت کوباخبر رکھتا ہے۔

علامہ ابن حجر عسقلانیؒ نے عریف کامفہوم اس طرح بیان فرمایا ہے:

الاصل فی الکلام الحقیقۃ ☆ **بنیادی طور پرکلام میں حقیقی معنی مرادلیاجاتا ہے**

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اناعریف ،ای ولیت امر سیاستھم وحفظ امورھم۵۔

میں عریف ہوں یعنی قوم کے سیاسی امور اوران کے حقوق کی نگہبانی کی ذمہ داری مجھے سونپ دی گئی ہے۔تاج العروس شرح قاموس میں عریف کواس طرح بیان کیا ہے:

ہورئیس القوم لمعرفتہ بسیاسۃ القوم ۶۔

وہ قوم کا رئیس ہوتا ہے جوان کے سیاسی حالات سے بخوبی آگاہ ہوتا ہے۔

عریف کی ذمہ داریوں اوراس کی صلاحیتوں کا اندازہ طریف کے اس شعر سے بھی ہوتا ہے:

اوکلما وردت عکاظ قبیلۃ　　بعثواالتی عریفھم یتوسم

عکاظ کے میلے میں جب بھی کوئی قبیلہ آتا ہے تو شراحیل کے لوگ اپنے عریف کو بھیجتے ہیں تاکہ وہ مجھے شناخت کرسکے،اور پھر عریف کی نشاندہی پر یہ لوگ مجھ سے قتل کا انتقام لے سکیں ۷۔

فتح مکہ کے بعد شوال آٹھ ہجری میں حنین کا معرکہ پیش آیا۔اس میں قبیلہ ہوازن وثقیف کے بہت سے لوگ جنگی قید ہوگئے تھے۔اختتام جنگ کے بعد قبیلہ ہوازن کے لوگ رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اوراپنے قیدیوں کی رہائی کی درخواست کی۔رسول اکرم ﷺ نے مسلمانوں سے فرمایا کہ میں ان قیدیوں کو واپس کرنا چاہتا ہوں تم میں سے جو شخص خوشی سے آزاد کرنا چاہے تو کرسکتا ہے۔لوگوں میں گومگو کی کیفیت کو دیکھتے ہوئے آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے نہیں معلوم تم میں سے کون بخوشی اجازت دیتا ہے اورکون نہیں لہذا تم لوگ اپنے عریفوں کے ذریعہ اس معاملہ کو پیش کرو۔صحیح بخاری میں ہے:

قال ابن شھاب:حدثنی عروۃ بن الزبیر ان مروان بن الحکم والمسوربن مخزمہ اخبراہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال،حین اذن لہ المسلمون فی عتق سبی ھوازن ،فقال:انی لاادری من اذن فیکم ممن لم یاذن ،فارجعواحتی یرفع الینا عرفائکم امرکم فرجع الناس قدطیبوا واذنوا.

جب مسلمانوں نے ہوازن کے قیدیوں کوآزاد کرنے کی اجازت دے دی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے نہیں معلوم کس نے تم میں سے بخوشی اجازت دی ہے اورکس نے نہیں دی لہذا آپ لوگ جائیں اوراپنے عریفوں کو بھیجیں تاکہ وہ تمہارے معاملہ کو ہمارے سامنے پیش کریں،لوگ واپس چلے گئے اوراپنے عریفوں سے گفتگو کی،پھران کے عریفوں نے آکر رسول اللہ ﷺ کو بتایا کہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

لوگوں نے برضاورغبت اجازت دی ہے ٨۔

یہ واقعہ اس وقت کا ہے جب اسلامی مملکت مکمل طورپر وجود میں آچکی تھی، مکہ معظّمہ فتح ہو چکا تھااور مملکت اسلامیہ کے تمام معاشرتی اورسیاسی ادارے کام کررہے تھے ،قبیلہ ہوازن کے ان جنگی قیدیوں کی رہائی کامسئلہ بہت سے سیاسی واجتماعی مضمرات کاحامل تھااس لیے رسول اللہ ﷺ نے عام لوگوں سے براہ راست گفتگوکرنے کے بجائے ان کے قریبی نمائندوں یعنی عرفاء کے ذریعہ بات چیت کی۔رسول اللہ ﷺ نے نہ صرف ان کی نمائندگی کوتسلیم کیا بلکہ اس سیاسی ادارے کومعاشرہ کے لیےضروری قراردیاہے،سنن ابی داؤدمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ الفاظ منقول ہیں:

ان العرافة حق ،ولابدللناس من العرفاء ولكن العرفاء في النار ٩۔

عرافہ بالکل صحیح ہےاورلوگوں کے لیے عریفوں کاہوناضروری ہے،لیکن عرفاء جہنم میں ہوں گے۔

یہاں ''العرفاء في النار ،، کہہ کرنبی اکرم ﷺ نے سیاسی قائدین اورصاحب منصب لوگوں کومتنبہ فرمایا ہے کہ یہ لوگ پوری دیانت داری کے ساتھ اپنے فرائض انجام دیں ورنہ آخرت میں ان کے ساتھ بہت براسلوک ہوگا یہ بالکل اسی طرح کی تنبیہ ہے جب حضرت ابوذرغفاری رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے سرکاری منصب طلب کیاتھاتورسول اللہ ﷺ نے ان سے بھی فرمایا تھاکہ ''اے ابوذر!تم کمزورانسان ہو،یہ عہدے عظیم امانت ہیں،اگرکسی شخص نے عہدہ قبول کرکے ان تمام فرائض اورذمہ داریوں کوپورانہ کیاجواس منصب کی وجہ سے اس پرعائد ہوتی ہیں تویہ مناصب قیامت کے روزبھی رسوائی وذلت کاسبب ہوں گے ١٠۔

علامہ ابن حجرعسقلانیؒ کاخیال ہے کہ عریف اپنے حلقے کےلوگوں کے حقوق کی نگہبانی بھی کرتا ہے اورلوگوں سے قانون پرعمل درآمد بھی کراتا ہے،وہ لکھتے ہیں:

فاذااقام علی قوم عریفالم یسع کل احد الاالقیام بماامربه ١١۔

جب ہر جماعت میں عریف مقرر ہوتا ہے توانہیں منکرات کے ارتکاب کی گنجائش نہیں ہوتی بلکہ پابندی سے قانون پرعمل کرتے ہیں۔

ایسا معلوم ہوتاہے کہ اس زمانہ میں لوگوں کواخلاقی اقداراورقانون کی روح سے آگاہ کرنے اوران کے فرائض کااحساس دلانے کافریضہ یہی سیاسی نمائندے انجام دیتے تھے۔(کاش ہمارے زمانہ کے سیاسی نظم سے وابستہ لوگ بھی قانون اوراخلاق کی بالاتری اورتحفظ کے لیے کام کرنے لگیں)۔

لا اجتهاد عند ظهور النص ☆ نص کی موجودگی میں اجتہاد جائزنہیں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

یہ ادارہ عہد نبوی کے بعد بھی برقرار رہا۔امام بخاریؒ نے کتاب الشہادات میں ایک روایت نقل کی ہے کہ ابوجمیلہ نے حضرت عمرؓ کے پاس ایک مقدمہ پیش کیا اور عرض کیا کہ مجھے ایک نومولود بچہ پڑا ہوا (لقیط) ملا ہے، میں نے پرورش اور تربیت کے لیے اسے اپنے پاس رکھ لیا ہے لہذا بیت المال سے اس بچہ کا روزینہ مقرر فرمادیجیے ۔حضرت عمرؓ نے اس شخص کو مشکوک سمجھا تو اس کے عریف نے اس کی صفائی پیش کی: قال عریفی انه رجل صالح. میرے عریف نے بتایا کہ یہ نیک آدمی ہے۔ عریف کی تصدیق پر حضرت عمرؓ نے اس بچہ کا روزینہ مقرر فرمادیا اور ابوجمیلہ کی دیانت وصداقت کا بھی اعتبار کرلیا۔۱۲

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کو حضرت عمرؓ نے قادسیہ کی تیاریوں کے بارے میں ہدایات دیں ان ہدایات میں یہ بھی تھا کہ دس دس افراد کے حلقے بنائیں اور ان پر عریف مقرر کریں۔حضرت عمرؓ نے لکھا تھا:

اذا جاء ک کتابی هذا فعشر الناس وعرف علیهم ۱۳ ۔

میرا یہ خط وصول کرنے کے بعد آپ لوگوں کو دس دس افراد کے حلقوں میں تشکیل کریں اور ان پر عریف مقرر کریں۔

آگے چل کر علامہ طبریؒ اس بات کی وضاحت کرتے ہیں کہ جس طرح عہد فاروقی میں عریف مقرر کیے گئے تھے بالکل اسی طرح عہد نبوی میں بھی عریفوں کا تقرر ہوتا تھا،طبریؒ کے الفاظ یہ ہیں:

فعرف علی کل عشرة رجلا کما کانت العرافات زمن النبی ۱۴ ۔

ہر دس کے گروہ پر ایک عریف مقرر کردیا جس طرح کہ عہد نبوی ﷺ میں عرفاء کا تقرر ہوا کرتا تھا۔

مسلم بن ثفنہ فرماتے ہیں کہ میرے والد کو ابن علقمہ نے اپنی قوم کا عریف مقرر کیا تھا تاکہ زکوۃ وصدقات کی وصولی کا کام کریں۔۱۵

ایک مرتبہ حضرت ابوسعید خدریؓ نے مروان کے سامنے رسول اللہ ﷺ کی یہ روایت بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ ''فتح مکہ کے بعد ہجرت باقی نہیں رہی ہاں اب تو جہاد ہے اور نیت ہے۔''مروان نے اس حدیث کو تسلیم کرنے سے انکار کیا،اس وقت حضرت رافع بن خدیج اور زید بن ثابت بھی مروان کے پاس موجود تھے ،حضرت ابوسعیدؓ نے کہا کہ اگر تم چاہو تو یہ دونوں بھی تم سے یہ حدیث بیان کرسکتے ہیں۔لیکن یہ ڈرتے ہیں کہ تم انہیں عہدہ عرافہ اور صدقات کی وصولی کے عمل سے برطرف کردو گے۔یہ دونوں حضرات خاموش رہے مروان نے اپنا درہ اٹھایا،وہ ابوسعید خدریؓ کو درہ

علم وفن میں حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا کوئی ثانی نہیں : (محدث ابوزرعہ)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مارنا چاہتا تھا،ان دونوں حضرات نے جب یہ دیکھا تو ابوسعید خدری کی تصدیق کی اور کہا کہ یقیناً رسول اللہ ﷺ نے ایسا فرمایا ہے[۱٦]۔

ان روایات واحادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ عرافہ چھوٹے چھوٹے حلقوں پر مشتمل ایک مربوط سیاسی ومعاشرتی ادارہ تھا،اس کے ذریعہ حکومت کو لوگوں کے حالات اوران کے مسائل ومشکلات کا علم ہوتا رہتا تھا۔عریف ان مسائل کے حل میں مددگار ثابت ہوتا تھا۔عہدنبوی میں جب اس ادارہ کی ازسرنو تنظیم ہوئی تو اس کے ذریعہ سے اصلاح معاشرہ اورتربیت وتزکیہ کا کام بھی لیا جانے لگا۔اسی لیے عام طور پر عریف ایسے فرد کو مقرر کیا جاتا تھا جو راسخ العقیدہ اور صاحب کردار ہو اوراپنے حلقہ میں باعزت مقام بھی رکھتا ہو۔یہی وجہ تھی کہ لوگ ان کی اطاعت پورے خلوص وصدق دل کے ساتھ کرتے تھے۔

موجودہ دور میں ہمارے ملک میں رائج بنیادی جمہورتوں کا نظام عرافہ سے کسی حدتک مماثلت رکھتا ہے،لیکن عہد رسالت میں جس نہج پر اسے منظّم کیا گیا تھا اورملت اسلامیہ کی جو اخلاقی تربیت اس ادارہ کے فرائض میں شامل تھی،بنیادی جمہوریت کے نظام میں یہ چیز مفقود ہے۔آج ہمارا سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ ہمارے قائدین اورسیاسی اثرورسوخ رکھنے والے حضرات لوگوں کی اخلاقی تربیت قانون سے آگاہی اوراس پر عمل کا جذبہ پیدا کرنے کے لیے اپنے پاس کوئی پروگرام نہیں رکھتے،ہماری سیاسی جماعتوں کو اپنے ارکان اورکارکنان کی اخلاقی تربیت،تزکیہ نفس اورقانون سے آگہی کے لیے باقاعدہ پروگرام کرنے چاہییں۔اس سلسلے میں انہیں اعلیٰ تعلیمی اداروں اوردینی درسگاہوں کے اساتذہ کا تعاون حاصل کرنا چاہیے۔ہمیں اپنے معاشرتی اورسیاسی اداروں کا سیرت طیبہ کی روشنی میں مکمل جائزہ لینا چاہیے۔اگر ہم حقیقی معنی میں اسلام کی بالادستی اوراس کے نفاذ کا جذبہ رکھتے ہیں اور یہ چاہتے ہیں کہ امت مسلمہ کو اس کا کھویا ہوا مقام پھر مل جائے تو ہمیں اپنے ان اداروں میں اسلام کی اس حقیقی روح کو قائم کرنا ہوگا،یقیناً امت مسلمہ کی تربیت وتشکیل میں اس کے دوررس نتائج ظاہر ہوں گے۔

نقابہ

عہد رسالت میں دوسرا سیاسی ومعاشرتی ادارہ نقابہ تھا،اس میں عرافہ کی بہ نسبت زیادہ بڑے حلقے کی نمائندگی ہوتی تھی۔صاحب تاج العروس نے شرح قاموس میں نقیب کی تعریف اس طرح کی ہے:

النقيب شاهد القوم وراسهم فانه يفتش احوالهم ويعرفها ......وقيل النقيب الرئيس

کسی سرزمین پر ایک حد کے نفاذ کی برکت وہاں چالیس روز نازل ہونے والی بارش کی برکت سے بہتر

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

الاکبر ۱۷ ۔

نقیب قوم کا شاہد وسردار ہوتا ہے، اس لیے کہ وہ قوم کے حالات کی چھان بین کرتا ہے اوران کے حالات سے حکومت کو باخبر رکھتا ہے، یہ بھی کہا جاتا ہے کہ نقیب بڑا قائد ہوتا ہے۔

نقیب کی مزید وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

وانما قيل للنقيب نقيب لانه يعلم دخيلة امر القوم ويعرف مناقبهم وهو الطريق الى معرفة امورهم ۱۸ ۔

نقیب کو نقیب اس لیے کہا جاتا ہے کہ وہ قوم کے اندرونی حالات سے آگاہ ہوتا ہے، ان کی خوبیوں اور صلاحیتوں سے (حکومت) کو متعارف کراتا ہے اور لوگوں کے حالات کو سمجھنے کا یہی طریقہ ہے۔

مشہور مصنف صاحب مجمع البحار نقیب کا مفہوم اس طرح بیان کرتے ہیں:

النقيب وهو كالعريف على القوم المقدم عليهم ،يتعرف اخبارهم وينقب عن احوالهم ۱۹ ۔

نقیب بھی عریف کی طرح قوم کا رہنما ہوتا ہے جو ان کے ہر طرح کے حالات سے باخبر ہوتا ہے۔

ہم نے سابقہ صفحات میں بتایا ہے کہ عریف چھوٹے حلقوں اور محلوں کی بنیاد پر نمائندگی کرتا تھا، اس کے فرائض ذمہ داریاں بھی ابتدائی اور علاقائی سطح تک محدود ہوتی تھیں، وہ اپنے محلّہ یا علاقہ کے افراد کے حقوق وفرائض کی نگہبانی کرتا تھا۔ اس کے برعکس نقیب کی ذمہ داریاں زیادہ وسیع ہوتی تھیں، وہ ملکی اور قومی سطح پر نمائندگی کرتا تھا۔ اسلام کی سیاسی تاریخ میں بیعت عقبہ کو جو بنیادی اہمیت حاصل ہے اہل علم حضرات اس سے بخوبی واقف ہیں۔ بعثت نبوی کے تیرہویں سال عقبہ کے مقام پر جب دوسری بیعت ہوئی اور اس موقعہ پر اہل مدینہ کے ساتھ ایک معاہدہ بھی طے پا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے بارہ افراد کو نقیب مقرر فرمایا۔ ان میں سے نو کا تعلق قبیلہ خزرج سے تھا اور تین قبیلہ اوس سے تھے۔ ان تمام نقباء کو رسول اللہ ﷺ نے خود نامزد نہیں فرمایا تھا، بلکہ تمام نام انصار کی جانب سے پیش کیے گئے تھے ۲۰۔ نبی اکرم ﷺ نے انصار سے تکمیل بیعت کے بعد فرمایا تھا۔

اخرجو لي منكم اثني عشر نقيبا ليكونوا على قومهم بما فيهم فاخرجوا منهم اثني عشر نقيبا، تسعة من الخزرج، وثلاثه من الاوس ۲۱ ۔

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے کہ: امام مالک اور سفیان بن عیینہ نہ ہوتے تو حجاز سے علم رخصت ہو جاتا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تم لوگ اپنے میں سے بارہ افراد پیش کرو، جو اپنے قبیلوں اور قوموں میں نقیب کے فرائض انجام دیں گے، تاکہ ان میں باہمی اختلافات کی صورت میں یہ لوگ حکم ہوں، چنانچہ انہوں نے بارہ افراد کا انتخاب کیا، نو خزرج میں سے تھے اور تین قبیلہ اوس میں سے تھے۔

حضرت عبادۃ بن الصامتؓ جو ان بارہ نقیبوں میں سے ایک جلیل القدر صحابی ہیں اس واقعہ کو بڑی مسرت وفخر کے ساتھ بیان فرماتے ہیں۔ امام مسلمؒ نے ان کی روایت اپنی جامع صحیح میں اس طرح نقل فرمائی ہے: عن عبادۃ بن الصامت قال: انی من النقباء الذین بایعوا رسول اللہ ﷺ وقال: بایعنا علی ان لانشرک باللہ شیئا ولانسرق ولانقتل النفس التی حرم اللہ الا بالحق، ولانتہب ولانعصی، فلنا الجنۃ ان فعلنا ذلک، فان غشینا من ذلک شیئا کان قضاء ذالک الی اللہ تعالی ۲۲۔

حضرت عبادۃ بن الصامتؓ فرماتے ہیں کہ میں ان نقیبوں میں سے ہوں جنہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس بات پر بیعت کی تھی کہ اللہ تعالی کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے، نہ چوری کریں گے، نہ کسی کو ناحق قتل کریں گے، نہ لوٹ مار کریں گے، نہ فرمانی کریں گے، اگر ہم نے اس عہد پر عمل کیا تو جنت میں جائیں گے، اور اگر ان میں سے کسی برائی کا ارتکاب کیا تو اس کا فیصلہ اللہ تعالی کے ہاتھ میں ہے۔

نبی کریم ﷺ نے جن صحابہ کرامؓ کو نقیب مقرر فرمایا تھا ان کے اسماء گرامی یہ ہیں:

۱۔ حضرت اسعد بن زرارہ	نقیب قبیلہ بنی نجار
۲۔ حضرت اسید بن حضیر	بنی عبدالاشہل
۳۔ حضرت ابو جابر عبداللہ بن عمرو	بنی سلمہ
۴۔ حضرت براء بن معرور	بنی سلمہ
۵۔ حضرت رافع بن مالک	بنی زریق
۶۔ حضرت رفاعہ بن عبدالمنذر	بنی ظفر
۷۔ حضرت سعد بن الربیع	بنی الحارث
۸۔ حضرت سعد بن عبادہ	بنی ساعدہ
۹۔ حضرت سعد بن خیثمہ	بنی عمرو بن عوف

☆ قال الشافعی رحمہ اللہ تعالی: الفقہاء کلہم عیال ابی حنیفہ فی الفقہ ☆

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۱۰۔حضرت عبداللہ بن رواحہ — بنی الحارث

۱۱۔حضرت عبادۃ بن الصامت — بنی عوف

۱۲۔حضرت منذر بن عمرو — بنی ساعدہ

بعض مؤرخین نے حضرت رفاعہ کی جگہ ابوالہیثم بن تیہان کا نام نقیبوں میں لکھا ہے،ان کا تعلق بنی عبدالاشہل سے تھا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف نقیبوں ہی کا تقرر نہیں فرمایا بلکہ نقیب النقباء کا عہدہ بھی متعین کیا تھا اوراس منصب پر حضرت اسعد بن زرارہ کو مقرر فرمایا تھا،نامور مؤرخ علامہ بلاذریؒ حضرت اسعد بن زرارہ کے تذکرہ میں لکھتے ہیں:

اسعد الخیر بن زرارہ بن عدسی النجاری یکنی ابا امامہ،مات علی تسعة اشھر من الھجرة،ومسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یبنی ،فدفن بالبقیع وکان نقیب النقباء ۲۳۔

اسعد بن زرارہ قبیلہ بنونجار سے تعلق رکھتے تھے،ان کی کنیت ابوامامہ تھی۔ہجرت نبوی کے نویں ماہ ان کا انتقال ہوا اس زمانہ میں مسجد نبوی تعمیر ہورہی تھی ،انہیں بقیع کے قبرستان میں دفن کردیا گیا،یہ نقیب النقباء تھے۔

مسندامام احمد بن حنبل میں حضرت علیؓ کی روایت مذکور ہے جس میں چودہ نقیبوں کے تقرر کا حوالہ ملتا ہے۔ وانی اعطیت اربعة عشروزیرانقیبانجیبا۲۴۔

اور مجھے چودہ وزیر دیے گئے ہیں جو فرمانبردار ہیں اور نقیب ہیں۔

نقباء کا ذکر ہمیں سابقہ اقوام میں بھی ملتا ہے۔قران حکیم نے بنی اسرائیل میں حضرت موسی علیہ السلام کے عہد میں نقیبوں کا ذکر کیا ہے،ارشاد ہے:

ولقد اخذاللہ میثاق بنی اسرائیل وبعثنا منھم اثنی عشرنقیبا(المائدہ ۵:۱۲)

اوراللہ تعالی نے بنی اسرائیل سے عہد لیا،اورہم نے ان میں بارہ نقیب مقرر کیے۔

حضرت موسی علیہ السلام نے ان نقباء کے ذمہ مذہبی فرائض کے ساتھ ساتھ بعض اہم سیاسی ذمہ داریاں بھی سونپی تھیں،قاضی شوکانیؒ نے ان ذمہ داریوں کو بیان کیا ہے:

انھم بعثواامناء علی الاطلاع علی الجبارین،والنظرفی قوتھم ومنعتھم

☆ کتاب وسنت سے اخذ کردہ احکام ، فقہی احکام کہلاتے ہیں ☆

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

فسار والیختبر وا حال من بھا، ویخبر وابذلک ۲۵ ۔

انہیں عمالقہ کے بارے میں معلومات حاصل کرنے ،ان کی قوت وطاقت اوردفاعی صلاحیتوں کا جائزہ لینے کے لیے بھیجا گیا تھا، تا کہ تمام حالات سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو مطلع کریں۔

عمالقہ سرزمین شام میں آباد تھے، یہ لوگ بڑے صحت منداوراچھے قدوقامت کے مالک تھے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ان کے خلاف جہاد کا حکم ہوا تو انہوں نے قوم عمالقہ کے اندرونی حالات کا جائزہ لینے اوران کی جنگی تیاریوں کا اندازہ کرنے کے لیے ان نقیبوں کو بھیجا تھا۔

جہاں تک ان نقیبوں کے فرائض واختیارات کا تعلق ہے تو ان کی بہت حد تک وضاحت سابقہ بحث اورحوالوں سے ہوجاتی ہے،مثلا ان کے فرائض میں شامل تھا کہ لوگوں کے باہمی جھگڑوں اوراختلافات کو ختم کرائیں،لوگوں کے حالات سے پوری طرح باخبر رہیں،ان کے حالات اورضروریات سے حکومت کو بھی مطلع کرتے رہیں ،تا کہ حکومت ان کی صلاحیتوں اورقابلیتوں سے فائدہ اٹھاسکے۔ نبی کریم ﷺ نے بیعت عقبہ کے موقع پرنقیبوں کو ان کے فرائض سے اس طرح آگاہ فرمایا تھا۔

انتم علی قومکم بمافیھم کفلاء ککفالة الحواریین لعیسی بن مریم وانا کفیل علی قومی ،قالوا:نعم ۲۶ ۔

تم اپنی قوم کے معاملات کے اس طرح ذمہ دار ہو جس طرح عیسیٰ بن مریم کے حواری ذمہ دار تھے اور میں بھی اپنی قوم کا ذمہ دار ہوں ،لوگوں نے اقرار کیا اور کہا کہ ٹھیک ہے۔

ان الفاظ سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر قسم کی معاشرتی اورسیاسی معاملات کی ذمہ داریاں ان نقیبوں کو سونپی گئی تھیں۔ یہی لوگ قانون پرعمل درآمد کراتے تھے،اوریہی لوگ حکومت کے مشیر خاص بھی ہوتے تھے،حکومت کی سمع وطاعت کی نگرانی بھی یہی نقیب کرتے تھے۔لیکن سب سے اہم فریضہ جو یہ نقباء انجام دیتے تھے وہ تربیت اورتہذیب نفس کا فریضہ تھا، یہ لوگ اپنے حلقہ اثر میں لوگوں کی اخلاقی تربیت اورتزکیہ نفس کے لیے بھرپور جدوجہد کرتے تھے،حضرت عبداللہ بن رواحہ کی تربیتی مجلس مؤرخین کے ہاں مجالس ایمان کے نام سے مشہور ہیں۔ حضرت عبداللہ بن رواحہؓ لوگوں سے ملاقات کرتے اور بہت دلکش انداز میں محبت وشفقت کے ساتھ فرماتے: تعال! نؤمن بربنا ساعة.

آؤ تھوڑی دیر بیٹھ کر رب العالمین پر ایمان تازہ کریں۔

☆ الفقه حقيقته الفتح والشق ☆ فقہ کے معنی ہیں کھولنا اور بیان کرنا ☆

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

حضرت ابودرداءؓ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن رواحہؓ کے انداز تربیت کو کبھی نہیں بھول سکتا، وہ جب مجھے ملتے تو بہت شفقت کے ساتھ میرے شانہ پر ہاتھ رکھ کر فرماتے ''میرے عزیز عمیر! آ و تھوڑی دیر بیٹھ کر ایمان تازہ کریں،،۔۲۷

حضرت اسعد بن زرارہؓ نے تو دعوت وتربیت کے لیے اپنے آپ کو وقف کر دیا تھا، علامہ بلاذریؒ لکھتے ہیں کہ انہوں نے مدینہ منورہ میں دعوت وارشاد کا کام بڑی جدوجہد، انتہائی خلوص اور جذبہ کے ساتھ کیا، انہی کی کوششوں کا نتیجہ تھا کہ مدینہ منورہ میں اسلام بہت تیزی کے ساتھ پھیل گیا۔ مدینہ منورہ میں جمعہ کا اہتمام بھی انہی کے زیر نگرانی ہوتا تھا۔۲۸

حقیقت یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک عظیم الشان منصب اوراہم عہدوں پر فائز سرکاری حکام، سفراء وامراء سب کو اسلامی نظم حیات کی اشاعت اورلوگوں کی تربیت وتزکیہ نفس کا فریضہ انجام دینے پر مامور کر دیا تھا۔ یہ تمام افراد معلمین اخلاق کی حیثیت رکھتے تھے، یہی وجہ تھی کہ بہت جلد معاشرہ میں اخلاقی قدروں کو بالادستی حاصل ہوگئی تھی، اور مجموعی طور پر معاشرہ کا سارا نظم قانون واخلاق کا پابند ہوگیا تھا۔

آج اسلامی نظام کے نفاذ کا جذبہ رکھنے والے دانشور، عوام اور حکومت کے سنجیدہ افراد اگر مخلصانہ طور پر اس نسخہ کیمیا کو آزمائیں تو ہمیں امید ہے کہ اصلاح معاشرہ میں رسول رحمت ﷺ کا یہ تربیتی اسلوب تیر بہدف ثابت ہوگا۔

حواشی وحوالہ جات

۱۔ امام نووی، ریاض الصالحین، باب التوبہ، ص۱۷، مطبوعہ مصر ۱۳۵۷ھ کعب بن مالک کے الفاظ یہ ہیں: ''وما احب ان لی بها مشهد بدر: وان كانت بدر اذكر فی الناس منها.

۲۔ دیکھئے مقالہ ''مؤاخاۃ اسلامی معاشرہ کا سنگ بنیاد، فکرونظر، جمادی الآخرۃ، ۱۴۰۱ھ، اسلام آباد۔

۳۔ الطبری ج ۲ ج ۷۸ طبع مصر، ڈاکٹر محمد حمید اللہ، عہد نبوی میں نظام حکمرانی ص ۲۷

۴۔ تاج العروس ج ۶ ص ۱۹۵، مجمع البحار، ج ۲ ص ۳۷۳، لسان العرب لفظ عریف

۵۔ فتح الباری ج ۱۳ ص ۱۴۸ ۶۔ تاج العروس، ج ۶ ص ۱۹۵

۷۔ مختصر المعانی ص ۱۴۳، مطبوعہ قرآن محل، کراچی

☆ کتاب وسنت سے اخذ کردہ احکام ، فقہی احکام کہلاتے ہیں ☆

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۸۔ الجامع الصحیح البخاری ج ۲، کتاب الاحکام ص ۱۰۶۴، فتح الباری ج ۲۳، ص ۱۴۸

۹۔ سنن ابی داؤد، باب العرافہ، ص ۴۰۷، مطبوعہ اصح المطابع، کراچی

۱۰۔ الجامع الصحیح للمسلم ج ۲، ص ۱۲۹ ۱۱۔ فتح الباری ج ۱۳، ص ۱۴۸

۱۲۔ الجامع الصحیح للبخاری، کتاب الشھادات ج ۱، ص ۳۶۶ ۱۳۔ الطبری ج ۴، ص ۸۷

۱۴۔ ایضا ۱۵۔ مسند احمد بن حنبل ج ۳، ص ۴۱۴

۱۶۔ مسند احمد بن حنبل ج ۳، ص ۲۲ ۱۷۔ تاج العروس ج ۱، ص ۴۹۲

۱۸۔ ایضا ۱۹۔ مجمع البحار، ج ۳، ص ۳۸۶۔ لسان العرب ج ۱، ص ۷۶۹

۲۰۔ شبلی، سیرۃ النبی ج ۱، ص ۲۶۴ ۲۱۔ سیرۃ ابن ہشام، بیعت عقبہ ثانیہ

۲۲۔ صحیح مسلم، ج ۲، کتاب الحدود ص ۸۱

۲۳۔ بلاذری، انساب الاشرف، تحقیق ڈاکٹر حمید اللہ ج ۱، ص ۲۴۳

۲۴۔ مسند امام احمد بن حنبل ج ۱، ۸۸

۲۵۔ الشوکانی، فتح القدیر ج ۲، ص ۲۰

۲۶۔ ابن کثیر، البدایۃ والنہایہ ج ۳، ص ۱۶۲

۲۷۔ ابن الاثیر، اسد الغابہ، ج ۳، ص ۱۵۱، ابن حجر عسقلانی، الاصابہ ج ۲، ص ۲۹۸

۲۸۔ بلاذری، انساب الاشرف ج ۱، ص ۲۴۳

تقریری مقابلوں کے لئے تیاری کرانے والی بہترین کتاب

شعلہء آواز

تالیف: ڈاکٹر علامہ محمد صحبت خان کوہاٹی

طلبہ مدارس اسلامیہ اور اسکول کے بچوں کیلئے یکساں مفید

کتاب ملنے کا پتہ:

مکتبہ غوثیہ، سبزی منڈی کراچی۔ ضیاء القرآن پبلی کیشنز، اردو بازار لاہور۔ کراچی۔

☆ اترکوا قولی بخبر الرسول ﷺ ☆ حدیث شریف کے مقابل میرے قول کو چھوڑ دو (ابوحنیفہ) ☆

© rasailojaraid.com